دار الافتاء والقضاء — الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564580

سیریل نمبر 29577 | نام عبداللہ حمید | مطلوب عمومی

تاریخ 10/18/2016 | پتہ گوادار

رابطہ نمبر | موضوع جنائز

ای میل | کاتب رضوان محمد

کیا میت کو سرد خانے میں رکھنے ، یا ایمبولینس کے ذریعے دوسرے شہر لے جانے سے اسے تکلیف ہوتي ہے ؟ 2؟ مرنے والے پر قرضہ ہونے سے کیا اُس کي مغفرت روکھ دي جاتي ہے ؟ کیا ہم قرضہ لینے والوں کے پاس جاکر کچھ مہلت لیے لیں اور وہ اس پر راضي بھي ہو جائیں تو کیا میت کو اس بات سے کچھ خلاصي ہو سکے گي ؟

الجواب حامداً و مصلیاً

بلاضرورت ہر وہ معاملہ جو زندہ کو ناگوار گزرتا ہو مردہ کے ساتھ اختیار نہیں کرنا چاہیئے ، چنانچہ بعض روایات سے اسی کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے ۔ لہذا بلاضرورت سرد خانے میں رکھنے یا طویل سفر کرانے سے اجتناب چاہیئے ۔

جبکہ قرض کی ادائیگی میں اگر غفلت اور ٹال مٹول سے کام لیا جائے تو عنداللہ مؤاخذے اور مغفرت میں رکاوٹ کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے تاہم قرض کی ادائیگی کی سنجیدہ کوشش کی بنا پر میت کو مواخذۂ اُخروی سے نجات بھی مل سکتی ہے ۔

کما فی مشکوۃ المصابیح : عن عائشۃ رضی اللہ عنہا : أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : ((کسر عظم المیت ککسرہ حیا)) رواہ مالک ، أبوداؤد ، إبن ماجۃ ۔ وفی مرقاۃ المفاتیح : تحتہ ، قال الطیبی : إشارۃ إلی أنہ لا یہان میتا کما لا یہان حیا ، وقال ابن الملک : وإلی أن المیت یتألم الخ (ج ۱ / ص ۱۴۹) ۔

وأیضا : وعن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ قال : رآنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئاً علی قبر ، فقال : ((لا تؤذ صاحب ہذا القبر أو لا تؤذہ)) رواہ احمد ۔ وفی مرقاۃ المفاتیح : تحت

(جاری ہے)

(قوله صلى الله عليه وسلم: «لا تؤذ صاحب هذا القبر»: أى لا تهنه الخ (ج ١٦/ص ١٤٩) -

وفى الشامية: تحت (قوله وإلا فماء خالص مغلى) أى إغلاء وسطا لأن الميت يتأذى بما يتأذى به الحى اهـ الخ (ج ٢/ص ١٩٦) -

وفى الخانية: ولا يكسر عظام اليهود إذا وجدت فى قبورهم لأن حرمة عظامهم كحرمة عظام المسلم الخ (ج ١٦/ص ١٩٥) -

وفى البحر الرائق: تحت (قوله ولا يخرج من القبر إلا أن تكون الأرض مغصوبة) أى بعدما أهيل التراب عليه (إلى قوله) وفى الواقعات عظام اليهود لها حرمة إذا وجدت فى قبورهم كحرمة عظام المسلمين حتى لا تكسر الخ (ج ٢/ص ١٩٥) - والله أعلم -

كتبه: رضوان محمد عفا الله عنه
دار الإفتاء جامعة بنورية عالمية سائٹ كراچى نمبر ١٦
٥/٣/١٤٣٨هـ -

الجواب صحيح
مفتى نادر جان عفا الله عنه
دار الإفتاء جامعة بنورية عالمية كراچى
٨/٣/١٤٣٨هـ

دار الإفتاء
٢٩٥٧٢
١٤٣٨/٣/٨

نائب رئيس
دار الإفتاء جامعة بنورية العالمية

8/12/16